وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط (بقرہ : ۱۹۶)

اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو ،

عمرہ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم ۔ اے ؛ پی ۔ ایچ ۔ ڈی

ادارۂ مسعودیہ کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

The calligraphic Bismillah emblem at top (بسم اللہ الرحمن الرحیم)

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

(۱)

۱- عمرہ زندگی میں ایک بار اُس مسلمان پر سنت مؤکدہ ہے جو عاقل و بالغ اور صحت مند ہو، اتنا مال رکھتا ہو کہ سفر خرچ اور واپسی تک اہل و عیال کے لئے کافی ہو---- عمرہ ۹/ ذی الحجہ سے ۱۳/ ذی الحجہ تک پانچ روز منع ہے اور مکروہ تحریمی ہے، مکہ والے جو حج کا ارادہ نہ رکھتے ہوں اِن دنوں میں عمرہ کر سکتے ہیں---- جب حج فرض ہو جائے تو پہلے حج کریں اور پھر عمرہ، عمرے کے لئے تعداد کی کوئی قید نہیں---- عمرہ کے لئے جائیں تو دل و دماغ میں دنیا کا خیال لے کر نہ جائیں---- دوست کے ہاں دوست کے خیال میں مگن ہو کر جائیں، محبت کا یہی تقاضا ہے، محبت کا یہی ادب ہے---- جو محبوب کے پاس جاتا ہے، دل و دماغ میں محبوب کو بسا کر جاتا ہے-

۲- عمرہ کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کر کے وضو کریں پھر میقات سے (یعنی احرام کے لئے جو مقام مقرر ہے) یا اپنے ہی گھر سے احرام باندھ لیں[۱]---- خواتین کا احرام ان کا اپنا لباس ہے، وہ چہرہ، پیشانی سے ٹھوڑی تک، داہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک کھلا رکھیں---- ہاتھ، پہنچوں تک اور شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے تک

چھپائے رکھیں---- یہی ان کا احرام ہے---- احرام باندھ کر خوشبو نہ لگائیں، زیادہ خوشبودار صابن بھی استعمال نہ کریں---- دیوانے کو خوشبو سے کیا علاقہ؟---- حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک لوگ اسے دیوانہ نہ کہنے لگیں---- عمرہ اور حج دیوانگی ہی کا نام ہے---- مست ہو کر ارکان ادا کریں کہ کچھ اور ہی لطف آئے گا---- مگر یہ مستی عطائے ربانی ہے-

۳- ہاں، احرام باندھ کر دو نفل ادا کریں پھر عمرہ کے لئے یہ نیت کریں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْ هَا لِی وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّی

(اے اللہ! میں عمرے کا ارادہ رکھتا ہوں، میرے لئے اس کو آسان فرما اور اس کو میری طرف سے قبول فرما)

اور لبیک کہنا شروع کر دیں :-

لَبَّیْکَ، اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ-

(میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، (ہاں) میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، سب تعریفیں اور ساری نعمتیں تیرے ہی لئے ہیں اور بادشاہی بھی، تیرا کوئی شریک نہیں)

نیت کرنے کے بعد سر کو نہ ڈھانکے، کھلا رکھیں---- یہ عاجزی و بندگی کا ایک انداز ہے، یہاں غرور تکبر کا شائبہ تک نہیں، سب ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں---- لبیک کہتے ہوئے مکہ معظمہ[۲] روانہ ہوں اور راستہ بھر لبیک کہتے رہیں، مرد ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آہستہ، پھر مکہ معظمہ

پہنچ کر حرم شریف میں لبیک کہتے ہوئے داخل ہوں، خانہ کعبہ[۳] پر نظر پڑے تو تین بار یہ کہیں :-

اَللّٰہُ اَکْبَرْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں)

خانۂ کعبہ کے پاس پہنچ کر حجر اسود کی جانب آجائیں، اب یہاں سے آپ کو طواف[۴] شروع کر کے سات چکر پورے کرنے ہوں گے اور خانۂ کعبہ بائیں ہاتھ پر رکھنا ہوگا-

۴- طواف سے پہلے اضطباع کرلیں یعنی احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر دونوں کناروں کو بائیں کندھے پر ڈال لیں اور دایاں کندھا کھلا رکھیں، طواف کے ہر چکر میں کندھا کھلا رہے گا-

۵- طواف شروع کرنے سے پہلے طواف کی اس طرح نیت کرلیں :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمْ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّی-

(اے اللہ! میں آپ کے عزت والے گھر کے طواف کا ارادہ رکھتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما)

پھر حجر اسود کے سامنے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں :-

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

(اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ بہت بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے رسول پر درود و سلام ہو)

حجر اسود کا بوسہ ممکن نہ ہو تو استلام کرلیں یعنی حجر اسود کو ہاتھ لگا کر اپنے

ہی ہاتھ چوم لیں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو لکڑی یا بیت لگا کر اس کو چوم لیں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کر کے اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے لیں---- سبحان اللہ- محبت و نسبت کا کیسا اچھا سبق سکھایا ہے----آنکھیں بند کر کے عمرہ نہ کریں- آنکھیں کھول کر عمرہ کریں اور قدم قدم پر محبت کے سبق پڑھتے جائیں اور الفت کے سلیقے سیکھتے جائیں----استلام کے فوراً بعد لبیک کہنا چھوڑ دیں کہ اللہ کے دربار میں حاضری ہو چکی، ابتک حاضری ہی کے لئے دوڑے چلے آرہے تھے-

٦- خانۂ کعبہ کو بائیں طرف رکھ کر طواف شروع کریں اور یہ دعا پڑھتے رہیں :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةُ---- رَبَّنَا اٰتِنَا فِیْ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِیْ الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارْ O

(اے اللہ! میں دین و دنیا اور آخرت میں گناہوں کی معافی اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! ہم کو دنیا اور آخرت کی اچھائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا-)

پہلا چکر حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم ہوگا- حجر اسود سے لے کر صحن حرم شریف میں سنگ مرمر کی ایک رنگین پٹی بنادی گئی ہے جہاں پہنچ کر استلام کر کے دوسرا چکر شروع کیا جاتا ہے----اس کی ایک علامت اور ہے----داہنی طرف ذرا دور، پرانے دالانوں کی محراب کے اوپر سبز بتی جل رہی ہے جو حجر اسود کے بالمقابل ہے جس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ اب چکر ختم ہونے والا ہے---- یہاں پہنچ کر دوسرے چکر کی تیاری شروع کریں---- (چکروں کی گنتی رکھیں، کبھی کبھی بھول چوک ہو جاتی ہے)----اسی طرح سات چکر پورے کریں----ہر چکر کی دعا یاد نہ ہو تو

یہی ایک دعا کافی ہے جو اوپر مذکور ہوئی اس دعا پر خانۂ کعبہ میں مقرر ستر ہزار فرشتے ''آمین'' کہتے ہیں - سبحان اللہ!

۷- پہلے تین چکروں میں مردرمل کریں گے یعنی بہادروں کی طرح چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاکر اور سینہ تان کر چلیں گے ---- اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ نے اس طرح اپنے محبوب بندوں کی یہ پیاری ادا بھی محفوظ فرمادی، اب ہم سب ان کی چال چلتے ہیں، محبت کا دم بھرتے ہیں ---- خواتین رمل نہیں کریں گی، اپنی معمول کی چال چلیں گی ----

۸- طواف کے سات چکر پورے کرکے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نشانِ قدم (مقام ابراہیم)[۵] کے سامنے بیت اللہ کی طرف رخ کرکے دو رکعت واجب ادا کریں ---- سبحان اللہ! آپ کے نقش قدم کو کیا وقار ملا، کیا عزت ملی! ---- غور کرتے جائیں اور نسبتوں کی بہاریں دیکھتے جائیں ---- دو رکعتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پڑھیں، دوسری رکعت میں سورۂ قل ھواللہ ---- پھر اپنے لئے اور سب کے لئے دعا کریں، اس کے بعد خانۂ کعبہ کی چوکھٹ اور حجراسود کے درمیانی حصہ (ملتزم) سے لپٹ کر ہاتھ بلند کرکے گڑگڑاکر دعا کریں، اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور یہ پڑھیں:

يَا مَاجِدُ يَا وَاجِدُ لَاتُزِلْ عَنِّيْ نِعْمَةً اَنْعَمْتَهَا عَلَيَّ

(اے قادر، اے عزت والے! اپنی بخشی ہوئی نعمت کو مجھ سے زائل نہ فرما)

جو دل چاہے دعا کریں، وہ کریم سننے والا اور قبول کرنے والا ہے ---- جس زبان میں چاہے دعا کریں، سب زبانیں اللہ کی نشانیاں ہیں[۶]، عربی کی

فضیلت اس لئے ہے کہ یہ قرآن حکیم اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی زبان ہے اور مسنونہ دعاؤں کی تو بات ہی کیا ہے!

۹- دعا سے فارغ ہو کر چاہ زم زم شریف کی طرف آئیں جو خانۂ کعبہ اور صفا و مروہ کے درمیان حرم شریف کے صحن میں ہے---- زم زم شریف اللہ کے فضل و کرم سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے جاری کیا گیا، یہ ہر مرض کی دوا ہے، یہ صدیوں سے جاری ہے، یہ ایسا عجیب مرکب ہے جس نے سائنس دانوں کو حیران کر دیا ہے---- مسجد حرام میں ہر طرف زم زم شریف سے بھرے ہوئے کولر رکھے ہوئے ہیں، جب جی چاہے اور جہاں جی چاہے پئیں مگر چاہ زم زم شریف میں پینے کا کچھ اور ہی لطف ہے، یہ جگہ ذرا نشیب میں سیڑھیوں سے اتر کر ہے، یہاں نل لگے ہوئے ہیں---- جی بھر اور سیر ہو کر زم زم شریف پئیں اور چاہ زم زم شریف کی بھی زیارت کریں جس میں پانی کھینچنے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں---- چاہ زم زم شریف اسلام کی عظیم یادگار ہے، اللہ کی قدرت کا زندہ معجزہ ہے---- زم زم شریف پئیں تو یہ دعا پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَ رِزْقاً واسِعاً وَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ-

(اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم کا اور کشادہ رزق کا اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں)

۱۰- زم زم شریف پی کر حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کریں پھر صفا و مروہ کی طرف آئیں جو حرم شریف کے دالانوں سے ملے ہوئے ہیں---- یہ ایک عظیم اور مقدس مقام ہے---- صفا و مروہ حضرت ہاجرہ علیہا

السلام کی نشانی ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی نشانی قرار دیا----
حضرت ہاجرہ علیہا السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی پیاس کو دیکھ کر مامتا سے بیتاب ہو کر بیقراری میں صفا و مروہ کے درمیان جلدی جلدی چلتی رہیں اور دوڑتی رہیں، اللہ تعالیٰ نے اس ادا کو ہمیشہ کے لئے محفوظ فرما دیا اور اس کو اپنی نشانی بنا کر فرمایا---- صفا و مروہ تو ہماری نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔[۷] ----اس سے اس مقام کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اللہ کے محبوب اور دوست اللہ سے جدا نہیں ہوتے، ان کی نشانیاں اللہ کی نشانیاں ہوتی ہیں، ان کی یاد اللہ کی یاد ہوتی ہے، وہ اللہ کے ہوتے ہیں اور اللہ ان کا ہوتا ہے---- اس حقیقت کو دل میں بٹھالینا چاہئے۔

۱۱- صفا و مروہ پہلے دو نمایاں پہاڑیاں تھیں، اب صرف نشانات رہ گئے ہیں---- صفا و مروہ کے درمیان بھی سات چکر لگانے ہوتے ہیں[۸] ---- یہ بھی محبوب کی راہوں پر فداکاری کا ایک انداز ہے---- صفا و مروہ کے درمیان سنگ مرمر کی نہایت ہی نفیس راہداری ہے جس کو خوبصورت چھت سے ڈھانک دیا گیا ہے---- ایک آنے کا راستہ ہے دوسرا جانے کا راستہ---- معذوروں اور کمزوروں کے لئے وھیل چیئر کے آنے جانے کے لئے بھی بیچ میں راستہ بنا دیا گیا ہے---- سعی کا آغاز صفا سے کیا جائے گا، پہلے خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعا کریں پھر چلنا شروع کریں، بیچ میں جہاں اوپر سبز بتیاں لگی ہوئی ہیں وہاں دوڑنا شروع کریں اور آگے چل کر پھر جب سبز بتیاں نظر آئیں تو دوڑنا بند کریں، خواتین کو دوڑنا نہیں ہے، وہ اپنی معمول کی چال چلیں گی---- مروہ پر پہنچ

کر خانۂ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعا کریں- پھر اسی طرح دوسرا چکر شروع کریں---- سعی کے دوران یہ دعائیں پڑھتے رہیں :-

الف - اَللّٰھُمَّ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ
(اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھ)

ب- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی
(اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا مانگتا ہوں)

ج- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ-
(اے اللہ! میں تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتا ہوں
اور تیرے غضب اور جہنم سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں)

ساتواں چکر مروہ پر ختم ہو گا---- سعی کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا کریں پھر حرم شریف میں جا کر دو نفل ادا کریں اور دعا کریں---- اس کے بعد استرے یا مشین سے پورے سر کے بال منڈوائیں یا قینچی سے پورے سر کے کم از کم ایک چوتھائی بال کتروائیں---- خواتین اپنی چوٹی کے چوتھائی بالوں سے ایک پوروے کے برابر بال کٹوائیں گی، مرد اس طرح نہیں کرسکتے، یہ قرآن حکیم کے خلاف ہے[9]---- ذرا سوچیں تو سہی جب ہم اللہ کی راہ میں اپنے بالوں کی قربانی نہیں دے سکتے تو پھر کس چیز کی قربانی دیں گے ؟---- عمرہ تو قربانیوں ہی کا نام ہے----

۱۲- زندگی میں ایک عمرہ سنت مؤکدہ ہے، جب جی چاہے عمرہ کریں سوائے پانچ دنوں کے جن کا پیچھے ذکر کیا گیا ہے---- جس کی طرف سے چاہیں عمرہ کریں، تعداد کی کوئی قید نہیں---- مکہ شریف میں ہوں تو تنعیم جا کر احرام باندھیں، مسجد عائشہ میں نفل

پڑھ کر عمرہ کی نیت کریں اور واپس حرم شریف آجائیں----اس عمل میں تقریباً ایک گھنٹہ لگتا ہے----حرم شریف کے باب ملک بن عبدالعزیز کے سامنے کچھ دور تنعیم کے لئے بسیں چلتی ہیں----عمرہ پر جانے والے، رہنے سہنے اور کھانے پینے کی فکر نہ کریں، وہ اللہ کے مہمان ہیں، جو اللہ کا مہمان ہو اس کو کیا غم ؟----یہاں دل تنگ نہ کریں خصوصاً تبرکات کے خریدنے میں، آپ وہ مال خرچ کریں گے جو اس کریم نے دیا ہے، اپنے پاس سے کیا خرچ کریں گے ؟----جان بھی دے دیں تو کچھ نہ دیا، وہ بھی اس کی دی ہوئی ہے----سوچیں تو سہی !----مکہ معظمہ میں بہت سی زیارات ہیں جہاں بس اور ٹیکسی والے لے جاتے ہیں---- غار حرا کی زیارت کیجئے---- غار ثور کی زیارت کیجئے----دونوں کو حضور ﷺ سے قوی نسبت ہے----مکہ مکرمہ کی فضاؤں میں نسبتوں پر نظر رکھیں---- یہاں کا تو چپہ چپہ زیارت کے لائق ہے----زمین و آسمان، شجر و حجر سب زیارت کے لائق ہیں----

۱۳- عمرہ رسم نہیں، ایک حقیقت ہے، ایک عظیم حقیقت----اس کی ہر ادا عقل کی سمجھ میں نہیں آتی، عشق کے سمجھ میں آجاتی ہے- یہ کفن پہن کر گھر سے کیوں نکلے ؟----کہاں جارہے ہیں ؟---- کیوں جارہے ہیں ؟---- یہ حرم میں کیوں داخل ہورہے ہیں ؟----یہ پتھر کو کیوں چوم رہے ہیں ؟----یہ خانہ کعبہ کا چکر کیوں لگارہے ہیں ؟---- یہ کس کے نقش قدم کے آگے سجدہ کررہے ہیں ؟----یہ زم زم شریف کیوں پیئے جارہے ہیں ؟----

یہ صفاو مروہ کے درمیان کیوں چل رہے ہیں، کیوں دوڑ رہے ہیں؟---- یہ سر کیوں منڈوارہے ہیں، بال کیوں کتروارہے ہیں؟----ان سب سوالوں کا جواب عقل کے پاس نہیں، عشق کے پاس ہے----اللہ کے حکم سے اللہ کے محبوبوں نے یہ سب کچھ کیا، اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم ﷺ نے کیا، اللہ کے حکم سے انہیں کی پیروی میں ہم سب کررہے ہیں---- سب سوالوں کا یہی ایک جواب ہے----

عمرہ کرتے وقت نہ اللہ سے غافل ہوں اور نہ اللہ کے محبوبوں سے----ابلیس کو اسی غفلت نے کہاں سے کہاں پہنچایا!----اللہ کے محبوبوں کے لئے یہ سارا گلشن سجایا گیا ہے----اللہ تو بے نیاز ہے----جس نے اللہ کے محبوبوں کو بُھلا کر عمرہ کیا اس نے پھول تو دیکھ لیا مگر خوشبو نہ سونگھی، مشام جاں معطر نہ کیا---- تو پھر کیا کیا؟----اللہ بار بار محبوبوں کو یاد دلا رہا ہے[10] اور ہم بار بار بھلاتے جارہے ہیں---- غور کریں، عقل کو بیدار کریں، دل کو زندہ کریں---- یہ زندہ ہو گیا سارا سنسار زندہ ہو گیا---- عمرے کے جہاں اور مقاصد ہیں وہاں ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اللہ اور اللہ کے محبوبوں کی محبتیں زندہ رہیں، اور نسبتیں قائم رہیں---- عمرہ محبوبوں کی اداؤں کی پیروی ہی تو ہے، یہ راز اللہ کے حکم میں چھپا ہوا ہے، اس راز کو پانے کی کوشش کریں----اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل بیدار اور دل زندہ عطا فرمائے، آمین!----یہ بڑی نعمت ہے ؎

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

(۲)

۱- اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہم سے اپنی اور اپنے حبیب کریم ﷺ کی فدا کارانہ محبت کا مطالبہ فرمایا ہے[11] ---- اس محبت کا تقاضہ ہے کہ ہم جب اللہ کے گھر آئے ہیں تو اللہ کے رسول (ﷺ) کے گھر بھی ضرور جائیں، پیٹھ پھیر کر سیدھے اپنے گھر نہ چلے جائیں، عقل کے پیچ و خم میں نہ الجھ جائیں ---- حضور انور ﷺ کیا فرما رہے ہیں، غور سے سنیں :-

---- جس نے میری قبر کی زیارت کی گویا اس نے ظاہری حیات میں میری زیارت کی[12] ---- کون ہے جو حضور اکرم ﷺ کی زیارت کرنا نہ چاہے گا! ---- گنہ گاروں اور سیہ کاروں کو تو اللہ تعالیٰ آپ کے در پر حاضری کا حکم دے رہا ہے اور فرما رہا ہے ---- جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے وہ آپ کے حضور حاضر ہوں، اللہ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کریں اور آپ بھی ان کی سفارش کریں تو وہ اللہ کو مہربان اور توبہ قبول کرنے والا پائیں گے[13]۔

۲- اس دیارِ مقدس میں من کی چاہت سے حاضر ہوں ---- تڑپتے، پھڑکتے، آنسو بہاتے ---- آسمانوں کو دیکھیں، چاند سورج کو دیکھیں، ستاروں کو دیکھیں، نہ معلوم یہ کتنی بار اس کریم (ﷺ) کی

نگاہِ کرم سے نوازے گئے !---- پہاڑوں کو دیکھیں---- ہاں وہ
جبل احد، جبل محبت---- یہ آپ سے محبت کرتا ہے، آپ اس
سے محبت کرتے ہیں، اس کو ضرور دیکھیں، اس سے ضرور ملیں،
اس کے سایہ میں ضرور بیٹھیں---- جبل احد کے سامنے عم
رسول (ﷺ) حمزہؓ شہید (رضی اللہ عنہ) اور شہداء احد کی دائیں
بائیں قبور کی بھی زیارت کیجئے---- مسجد قبا کی بھی زیارت
کیجئے---- مسجد قبلتین کی بھی زیارت کیجئے---- کیا بتاؤں کس کس
کی زیارت کیجئے ؟---- ذرّے ذرّے کو دیکھیں، نہ معلوم کہاں
کہاں وہ مبارک قدم چلے ہوں گے !---- جنت البقیع کو دیکھیں جو
اس جان جاں ﷺ کے پاکیزہ قدموں سے سرفراز ہوئی---- یہ
نورانی پیکروں سے آباد ہے---- باہر ویرانی ہے، وہ بھی نہیں جس
کی شریعت نے اجازت دی ہے مگر اندر نور کا عالم ہے---- دل
والوں سے پوچھئے !---- ہاں مسجد نبوی شریف اور روضۂ رسول
کریم ﷺ کی طرف چلیں، ادب سے سر جھکائے، اپنے گناہوں پر
نادم و شرمسار---- ہاں یہ مسجد نبوی شریف، اس محبوب رب
العالمین (ﷺ) کی پیشانی مبارک، پائے مبارک اور جسم مبارک سے
سرفراز ہے---- یہی سعادت مسجد حرام کو حاصل ہے---- یہی
سعادت مسجد اقصیٰ کو حاصل ہے---- اس نسبت نے تینوں
مسجدوں کو اور ممتاز کر دیا---- اور اس قابل بنادیا کہ زائرین دور
دراز سے سفر کر کے حاضر ہوں---- ورنہ زمین تو سب اللہ کی
ہے، سارا عالم مسجد ہے---- تخصیص کی کوئی توجہ ہو گی---- ؟
اس راز کو سمجھنے کی کوشش کیجئے---- تو ہاں مسجد نبوی شریف میں
سر جھکائے ادب سے داخل ہوں---- منبر رسول کریم علیہ

التحیۃ والتسلیم کے پاس شکرانے کے نفل پڑھیں----
ریاض الجنۃ کو دیکھیں----ایک ایک ستون اس کی یاد دلا رہا ہے جس کی
یاد ہر دل کا چین ہے---- دس برس تک یہ زمین ان پاک قدموں کا
بوسہ لیتی رہی اور دنیا ہی میں جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن
گئی---- یہاں نفل پڑھیں، قرآن کریم پڑھیں، اس کریم ﷺ کی
یادیں دل میں بسائے ہوئے عبادت کرتے رہیں---- صفہ کو بھی
دیکھیں جو اس جان جہاں ﷺ کے پاک قدموں سے منور ہوا---- جو
عاشقوں کا مسکن رہا، جو مشتاقوں کا ٹھکانہ رہا---- یہاں کا ایک ایک کونہ
آنکھوں کا تارا، دل کا اجالا ہے---- یہاں وہ رؤف رحیم آرام فرما ہے
جس کے دم سے سب کو آرام ملا- سب کو چین ملا---- وہ کریم جس
نے کچھ نہ چاہا، سب کچھ ہم کو دے دیا----

۴- وہ سخیوں کے سخی ہیں- وہ نہ بلائیں گے تو اور کون بلائے گا؟
---- چلو، چلو! روضۂ رسولؐ (ﷺ) چلو---- سنو سنو، یہ کیسی
آواز آ رہی ہے---- ''جو میرے پاس نہ آیا اس نے مجھ پر جفا
کی----'' دیکھو دیکھو بلال حبشی (رضی اللہ عنہ) ملک شام سے
دور دراز کا سفر طے کر کے پروانہ وار حاضر ہو رہے ہیں----
زار و قطار رو رہے ہیں---- قبر شریف سے لپٹ رہے ہیں----
دیکھو دیکھو، وہ دیہاتی کانپتا، بلکتا، لرزتا چلا آ رہا ہے، قبر شریف پر
تڑپ رہا ہے، لپٹ رہا ہے---- رو رو کر دعائیں کر رہا ہے،
گناہوں کی معافی مانگ رہا ہے، حضور انور ﷺ کی دہائی دے رہا
ہے---- قبولیت کے انتظار میں آس لگائے نڈھال بیٹھا
ہے---- دعا قبول ہو گئی، دل کو چین آ گیا---- اور ہاں دیکھو
دیکھو وہ ضعیفہ خاتون حاضر ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قبر

شریف سے چادر ہٹا کر زیارت کرا رہی ہیں، ہجر و فراق کی ماری وہ ضعیفہ زار و قطار رو رہی ہے، سسکیاں لے رہی ہے، اس کریم (ﷺ) پر جان وار رہی ہے---- اللہ اللہ! یہ کیا ہو رہا ہے؟---- نبضیں چھوٹی جا رہی ہیں---- ہاں روح پرواز کر رہی ہے ؎

آستاں پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
پھر تو اے جان جہاں تو بھی تماشائی ہو

اے جاں نثار ضعیفہ تیری محبت کو سلام!---- تیری الفت کو سلام!---- تیری فداکاری کو سلام!---- تو ہم سب پر سبقت لے گئی!---- تو عاشقوں کو سبق سکھا گئی---- جو اللہ نے چاہا تو نے وہ کر کے دکھا دیا----

۴- ہاں اے مدینہ جانے والو! جان کے نذرانے لے کر جاؤ---- یہ دربار اسی شان کا ہے---- ہاں جالیوں کے قریب نہ جانا کہ حیات ظاہری میں اتنے قریب آنے کی جرأت نہ ہوتی---- ذرا دور رہنا، ادب سے کھڑے ہونا---- زور سے نہ پڑھنا، دل ہی دل میں پڑھنا یا زیر لب، محبوب کا ادب رکھنا، عاشقوں کا خیال رکھنا---- پھر صلوٰۃ و سلام پیش کرنا[۱۴]۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

پھر ذرا آگے چل کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حضور سلام پیش کرنا:-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ ثَانِيَهٗ فِی الْغَار–

پھر ذرا اور آگے چل کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حضور سلام پیش کرنا:-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَ نَاعُمَرُ الْفَارُوْقُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ–

پھر واپس آکر اس جان ایمان ﷺ کے حضور سلام پیش کر کے الٹے پاؤں لوٹ جائیں---- جب تک مدینہ منورہ میں رہیں، آتے رہیں، جاتے رہیں کہ پھر یہ آنا جانا نصیب ہو یا نہ ہو---- حاضری کے مزے لوٹتے رہیں، دل کو شاد آباد رکھیں---- مدینہ منورہ میں بہت سی زیارات ہیں، بس اور ٹیکسی والے زیارتوں پر لے جاتے ہیں---- یہاں کا تو کونہ کونہ قابل زیارت ہے---- جائیں تو آنے کو جی نہیں چاہتا، آنے والا مجبور ہوتا ہے، جی بھر کر نہیں رہ سکتا، بیشک عشق و محبت کے لئے ہجر و فراق بھی اللہ کی بڑی نعمت ہے ؎

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو![15]

۲۷ شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ
۶ دسمبر ۱۹۹۹ء

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
۲/۱۷-سی
پی-ای-سی-ایچ سوسائٹی
کراچی (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان

حواشی

۱- قرآن حکیم میں سورۃ مائدہ، آیت نمبر ۹۸ میں احرام کا ذکر ہے۔

۲- قرآن حکیم میں سورۃ فتح، آیت نمبر ۲۴ اور سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۹۶ میں مکہ معظمہ کا ذکر ہے اور سورۃ بلد، آیت نمبر ۱ میں تو اللہ تعالیٰ نے اس لئے اس شہر مقدس کی قسم کھائی ہے کہ حضور ﷺ جو اس میں تشریف فرما ہیں۔

۳- سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۲۷ میں کعبہ شریف کی تعمیر اور حضور ﷺ کے لئے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے۔

۴- سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۵۸ میں طواف کا ذکر ہے اور سعی کا بھی ذکر ہے۔

۵- قرآن حکیم میں سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۲۵ اور سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۹۷ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس نقش قدم کا ذکر ہے جس کو مقام ابراہیم کہا جاتا ہے اور اس کے سامنے نماز پڑھنے کی ہدایت ہے۔

۶- سورۃ روم، آیت نمبر ۲۲ میں ہے کہ دنیا کی رنگا رنگ زبانیں اللہ کی نشانیاں ہیں۔

۷- قرآن حکیم میں سورۃ بقرہ، آیت نمبر ۱۵۸ میں ہے کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔

۸- آیت مذکورہ میں صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانے کا بھی ذکر ہے۔

۹- قرآن حکیم، سورۃ فتح آیت نمبر ۲۷ میں سر منڈوانے اور بال کتروانے (یعنی حلق اور قصر) کا ذکر ہے۔

۱۰- قرآن حکیم، سورہ فاطر، آیت نمبر ۶، سورۃ توبہ، آیت نمبر ۱۱۹، سورۃ نحل، آیت نمبر ۴۲

۱۱- قرآن حکیم، سورۃ توبہ، آیت نمبر ۲۴

۱۲- زرقانی، ج ۸، ص ۲۹۹

۱۳- قرآن حکیم، سورۃ نساء، آیت نمبر ۶۴

۱۴- جالی شریف پر بائیں سے دائیں چار سوراخ ہیں، دوسرا سوراخ حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کے سامنے ہے۔ تیسرا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے چہرہ انور کے سامنے اور چوتھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے چہرہ زیبا کے سامنے ہے۔۔۔۔ حاضری کے وقت یہ ترتیب خیال میں رکھیں، غالباً سلام پیش کرنے کے لئے یہ نشانیاں بنائی گئی ہیں۔۔۔۔

۱۵- یہ مقالہ جلدی میں ۲۶ اور ۲۷ شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ کو دو نشستوں میں مکمل کیا گیا ہے، علماء کرام کہیں غلطی ملاحظہ فرمائیں تو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ